Notification NO:532/202
Date of Award: 14.08.20

Name of the Scholar: Mohd Rizwan

Name of the Supervisor: Prof.khalid Jawed

Name of the Department/Centre: Urdu

Topic of Research: Urdu Fiction Par Maghribi Falsafon ke Asaraat (Marxiyat Aur Wujudiyat ke khususi Hawaley se)

Summary of Abstract

رومانیت، مارکسیت، نفسیات، وجودیت اور دیگر بہت سے فلسفیانہ نظریات نے ادب و فن میں بہت سی تحریکات و رجحانات کو جنم دیا، جس کے نتیجے میں فطرت نگاری، حقیقت نگاری واقعیت نگاری، نفسیاتی حقیقت، سماجی حقیقت، تاثر پرستی، علامت پرستی، سرریلزم، دادا ازم، تجریدیت، شعور کی رو اور آزاد تلازمہ خیال وغیرہ بہت سے دیگر محرکات ادب میں پنپتے چلے گئے۔

مغرب میں ہیگل کے بعد بعض بدلے سیاسی اور سماجی تناظر میں جو ہم عصر مغربی فلسفے پیدا ہوئے ان میں مارکسی فلسفہ اور فلسفہ وجودیت کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔اس لیے کہ ان کو اپنے وقت کے نمائندہ فلسفوں کے طور پر قبول کیا جا سکتا ہے کیوں کہ ان کا اثر ساری دنیا کے ادب پر پڑا۔اردو ادب بھی اس سے مستثنٰی نہ رہا۔عالمی ادب ادب کے ساتھ ساتھ جب یہ خیالات اردو ادب میں منتقل ہوئے تو یہاں بھی ادب نے ایک بڑی کروٹ لی۔جو 1953ء میں ترقی پسند ادبی تحریک کی صورت میں ظہور پذیر ہوئی۔اس تحریک کے تحت جو ادب لکھا گیا ان میں سجاد ظہیر کا ناول 'لندن کی ایک رات' عزیز احمد کا گریز' کرشن چندر کے ناول 'شکست، جب کھیت جاگے، طوفان کی کلیاں، اور گدھے سیریز کی کہانیاں' عصمت چغتائی کا ناول ٹیڑھی لکیر، راجیندر سنگھ بیدی کا ناول ایک چادر میلی سی، حیات اللہ انصاری کا لہو کے پھول ،خدیجہ مستور کا آنگن، شوکت صدیقی کا خدا کی بستی کو اس اعتبار سے اہم ناول قرار دیے جا سکتے ہیں کہ ان پر مارکسی فلسفہ کے نمایاں اثرات نظر آتے ہیں۔

افسانے کے حوالے سے بات کریں تو تو منشی پریم چند کا افسانہ 'کفن' انقلاب کے طور پر سامنے آیا۔اس حقیقت نگاری کو پروان چڑھانے میں کرشن چندر کے افسانے 'ان داتا، کالو بھنگی،دو فرلانگ لمبی سڑک،زندگی کے موڑ پراور راجندر سنگھ بیدی کے افسانے "گرہن،لاجونتی،اپنے دکھ مجھے دے دو" نے اہم رول ادا کیا۔ان کے علاوہ منٹو کے افسانے "نیا قانون،ٹھنڈا گوشت،کھول دو

DEPARTMENT OF URDU
N. Delhi-25
Jamia Millia Islamia

Khalid Jawed
(Supervisor)
30.05.2023

اور ٹوبہ ٹیک سنگھ،کافی مقبول افسانے ہیں۔حیات اللہ انصاری کا افسانہ "آخری کوشش" احمد ندیم قاسمی کا "رئیس خانہ" اور غلام عباس کا "آنندی" بھی ترقی پسند افسانوں کی فہرست میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ان کے علاوہ قرۃ العین حیدر اور انتظار حسین کے افسانے اور ناول بھی چھٹی دہائی تک آتے آتے منظر عام پر آچکے تھے۔

1960ء اور 1962ء تک آتے آتے اردو میں جدیدیت کا رجحان پروان چڑھنے لگا جس کی جڑیں فلسفہ وجودیت میں پیوست نظر آتی ہیں۔وجودی طرز احساس کے بطن سے سرریلزم، علامت نگاری، داداازم، تجریدیت اور آزاد تلازمہ خیال وغیرہ کی تکنیک وجود میں آئیں، جنھوں نے نہ صرف ادب اور شاعری بلکہ مصوری، مجسمہ سازی، رقص، موسیقی اور فلم وغیرہ پر بھی اپنے اثرات ثبت کیے اور جمالیات کے مروجہ تصور کو یکسر بدل ڈالا۔

اس ضمن میں قرۃالعین حیدر کے ناول 'میرے بھی صنم خانے، سفینہ غم دل، آگ کا دریا' کافی اہم ہے۔عبد اللہ حسین کے ناول 'اداس نسلیں اور باگھ' پر وجودیت کے اثرات نمایاں طور پر موجود ہیں۔ممتاز مفتی کا 'علی پور کا ایلی' انتظار حسین کا 'بستی' بانو قدسیہ کا 'راجہ گدھ' شفق کا 'کانچ کا بازیگر، دیویندر اسر کا 'خوشبو بن کے لوٹیں گے' اور انور سجاد کا 'خوشیوں کا باغ' یہ تمام ایسے ناول ہیں جن پر فلسفہ وجودیت کا رنگ اور وجودی فکر کے بھرپور اثرات نظر آتے ہیں۔

افسانہ کے حوالے سے بات کریں تو قرۃالعین حیدر کے افسانے 'فوٹو گرافر، روشنی کی رفتار، پت جھڑ کی آواز اور 'یہ غازی یہ ترے پر اسرار بندے' ایسے افسانے ہیں جن پر فلسفہ وجودیت کی گہری چھاپ نظر آتی ہے۔عبد اللہ حسین کے افسانے 'جلا وطن، دھوپ اور رات، انتظار حسین کے 'آخری آدمی اور کچھوے، نیر مسعود کا 'طاؤس چمن کی مینا، سریندر پرکاش کا دوسرے آدمی کا ڈرائنگ روم، شوکت حیات کا 'گنبد کے کبوتر اور غیاث احمد گدی کی کہانی 'پرندہ پکڑنے والی گاڑی' قابل ذکر ہیں۔

اس طرح مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ادب اور فلسفے کا تعلق ہمیشہ بہت گہرا اور اہم رہا ہے۔جو تصورات فلسفے میں پیش کیے جاتے ہیں وہ ہی ادب میں تاثرات کی شکل سامنے آتے ہیں۔کیوں کہ ادب انسانی جذبات اور احساسات کا آئینہ ہوتا ہے اس لیے ادب فلسفے کے ان مجرد اور خشک تصورات کو نئی شکل میں ڈھال کر اسے خالص انسانی سروکاروں کے ساتھ اظہار کے نت نئے سانچوں میں پیش کرنے سے عبارت ہے۔اس طرح مطالعے کا نچوڑ اور ماحصل یہ ہے کہ چاہے مارکس کا فلسفہ ہو یا وجودیت کا فلسفہ ہو، ادب ہر دور میں کسی نہ کسی نظریے یا فلسفے سے متاثر ضرور رہا ہے۔

Khalid Javed
(Supervisor)
30-05-2027

DEPARTMENT OF URDU
Jamia Millia Islamia
N. Delhi-25